مرزا غالب کی خطوط نگاری:۔۔۔

مرزا اسد اللہ خان غالب' کی شخصیت کو کون نہیں جانتا۔ ہمارے ملک میں تو یہ عالم ہے کہ اگر کسی کو تھوڑی بہت اردو کی سوجھ بوجھ ہے تو غالب کے نام کو تو ضرور جانتا ہوگا۔ بحیثیتِ شاعر وہ اتنے مقبول ہیں کہ اُن کے اشعار زبان زدِ خلائق ہیں۔ اور بحیثیتِ نثر نگار بھی وہ کسی سے کم نہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے ان کا پایہ سب سے بلند ہے کہ ایسے زمانے میں جب رنگینی و قافیہ پیمائی، انشا پردازی کا اصل سرمایہ سمجھی جاتی تھی ، انہوں نے نثر میں بھی ایک نئی راہ نکالی ۔ سادہ و پرکار، حسین و رنگین۔ یہی نمونۂ نثر آنے والوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوئے۔

Scanned by CamScanner

مکتوب نگاری زمانہ قدیم سے جذبات ، واقعات اور حالات کی ترسیل کا ذریعہ ہی ہے ۔ فارسی میں مکاتیب اور واقعات میں انشا پردازی کے اعلیٰ نمونے پیش کیے گئے ۔ لیکن یہ انشا پردازی محض لفظی بازی گری تھی اس میں جذبات اوراحساسات کا دخل بہت کم تھا ۔ مرصع و مسجع عبارت آرائی ہوتی تھی ۔ اردو خطوط میں بھی اسی کی تقلید کی گئی ۔

مرزا غالب نے اس فرسودہ روش کو ترک کر کے اردو خطوط نویسی میں انقلاب لایا ۔ انہوں نے خطوط کو زندگی کی حرارت بخشی ۔ سادہ اور عام فہم زبان کا استعمال کیا جس میں بے تکلف عبارتیں ہوتیں ، مسجع و مرصع عبارتوں سے پاک ۔ غالب خط نہیں لکھتے تھے بلکہ بات چیت کرتے

Scanned by CamScanner

تھے ۔ گرچہ یہ مکالمہ یک طرفہ ہوتا تھا لیکن مکتوب الیہ کو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا غالب ان کے سامنے ان سے گفتگو کر رہے ہیں۔

غالب کے خطوط معلومات کا گنجینہ ہیں ۔ ان سے اس دور کی سیاسی سماجی زندگی پر روشنی پڑتی ہے ۔ خاص طور ایام غدر اور اس کے بعد کے چشم دید حالات اس خطوط میں بیان ہوئے ہیں ۔ بہت سے خطوط شاگردوں کے نام ہیں جن میں ان کے کلام پر اصلاح دینے کے ساتھ زبان و بیان کے نکات بتائے گئے ہیں۔

اردو ادب کی اس صنف مکتوب نگاری میں غالب کے خطوط کو نمایہ مقام حاصل ہے۔ غالب کے خطوط کے دو مجموعے "عود ہندی" اور "اردوئے

Scanned by CamScanner

معلیٰ" کے نام سے شائع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں۔

انہوں نے اپنے خطوط کے ذریعہ سے اردو نثر میں ایک نئے موڑ کا اضافہ کیا۔ اور آنے والے مصنفین کو طرزِ تحریر میں سلاست، روانی اور برجستگی سکھائی۔ البتہ مرزا غالب کے مخصوص اسلوب کو آج تک ان کی طرح کوئی نہ نبھا سکا۔ غالب کے خطوط آج بھی ندرتِ کلام کا بہترین نمونہ ہیں۔

غالب نے فرسودہ روایات کو ٹھوکر مار کر وہ جدتیں پیدا کیں جنہوں نے اردو خطو ط نویسی کو فرسودہ راستے سے ہٹا کر فنی معراج پر پہنچا دیا۔ غالب کے خطوط میں تین بڑی خصوصیات پائی جاتی ہیں اول یہ کہ

Scanned by CamScanner

انہوں پرتکلف خطوط نویسی کے مقابلے میں بے تکلف خطوط نویسی شروع کی۔ دوسری یہ کہ انہوں نے خطوط نویسی میں اسلوب اور طریقِ اظہار کے مختلف راستے پیدا کیے۔ تیسرے یہ کہ انہوں نے خطوط نویسی کو ادب بنا دیا۔ اُن کے متعلّق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے "محمد شاہی روشوں" کو ترک کرکے خطوط نویسی میں بے تکلفی کو رواج دیا اور القاب و آداب و تکلفات کے تمام لوازمات کو ختم کر ڈالا۔

شبلی نے ایک مقالے میں لکھا ہے کہ، "اردو انشا پردازی کا آج جو انداز ہے اور جس کے مجدد اور امام سرسید مرحوم تھے اس کا سنگِ بنیاد دراصل مرزا غالب نے رکھا تھا۔"

Scanned by CamScanner

غالب کی شخصیت ایک شدید انفرادیت کی مالک تھی۔ وہ گھسے پٹے راستے پر چلنے والا مسافر نہیں تھا۔ وہ اپنی طبیعت کے اعتبار سے راہرو بھی تھا اور رہبر بھی غالب کی فطرت میں اختراع و ایجاد کی رگ بڑی قوی تھی۔ غالب نے جس جدید نثر کی بنیاد رکھی اسی پر سرسید اور اُن کے رفقا نے ایک جدید اور قابلِ دید عمارت کھڑی کردی۔ سادگی، سلاست، بے تکلفی و بے ساختگی، گنجلک اورمغلق اندازِ بیان کی بجائے سادا مدعا نگاری یہ تمام محاسن جو جدید نثر کا طرہء امتیاز ہیں مکاتیبِ غالب میں نمایاں نظر آتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ غالب جدید اردو نثر کے رہنما ہیں۔ آج نثر کی کوئی ایسی صنف موجود نہیں جس کے لیے مکاتیب غالب میں طرز ادا کی

Scanned by CamScanner

رہنمائی نہ ملتی ہو۔ بقولِ اکرم شیخ، ”
غالب نے دہلی کی زبان کو تحریری
جامہ پہنایا اور اس میں اپنی ظرافت
اور موثر بیان سے وہ گلکاریاں کیں کہ
اردو معلّیٰ خاص و عام کو پسند آئی
اور اردو نثر کے لیے ایک طرز تحریر
قائم ہو گیا۔ جس کی پیروی دوسروں
کے لیے لازم تھی۔

غالب کے انداز نگارش کی ممتاز ترین
خصوصیت یہ ہے کہ جو کچھ لکھتے
تھے بے تکلف لکھتے تھے۔ ان کے
خطوط کا مطالعہ کرتے وقت شائد ہی
کہیں یہ احساس ہو کہ الفاظ کے
انتخاب یا مطالب کی تلاش و جستجو
میں انہیں کاوش کرنی پڑی۔ عام ادبی
بول چال کا سہارا لے کر ہم کہہ سکتے
ہیں کہ غالب کی تحریر ”آورد“
نہیں”آمد“ہے۔ مولانا حالی کے الفاظ

Scanned by CamScanner

میں، " مرزا سے پہلے کسی نے خط کتابت کا یہ انداز اختیار کیا اور نہ ان کے بعد کسی سے اس کی پوری پوری تقلید ہو سکی۔"

انھوں نے القابات کے فرسودہ نظام کو ختم کر دیا۔ وہ خط کو میاں، کبھی برخودار، کبھی مہاراج، کبھی بھائی صاحب، کبھی کسی اور مناسب لفظ سے شروع کرتے ہیں۔ اس بے تکلفی اور سادگی نے ان کے ہر خط میں ڈرامائی کیفیت پیدا کردی ہے۔ مثلا یوسف مرزا کو اس طرح خط شروع کرتے ہیں، " کوئی ہے، ذرا یوسف مرزا کو بلائیو، لو صاحب وہ آئے۔"

اس طرح مرزا غالب نے اپنے خطوط کے ذریعہ اردو نثر میں سادگی اور پرکاری سے لبریز نثر لکھ کر آنے والوں کو ایک نئ راہ دکھائی ہے۔اسی لئے وہ اپنی شاعری کے ساتھ ہی اپنی بے تکلف نثر نگاری کے لئے ہمیشہ اعتبار کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہیںگے۔

Scanned by CamScanner